جذبات سے دامن چھڑوا لیتا ہے اور جذبات کے منہ زور بہاؤ کو ایک تماشائی کی طرح دیکھنے لگتا ہے ——— یوں ہماری حسی کو تحریک ملتی ہے —

سطور بالا میں ہم نے حسی کے مسئلہ پر مفکرین کے خیالات کو مختصر الفاظ میں پیش کرنے کی سعی کی ہے لیکن ہم نے دیکھا ہے کہ حسی کا یہ مسئلہ بتدریج وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا تا آنکہ دور جدید میں اس کی وسعتوں کو سمیٹنے کے لئے اہل فکر کو کڑی آزمائشوں میں سے گزرنا پڑا — اس ضمن میں پروفیسر سلی فرائڈ اور آرتھر کوسٹلر کے نظریات خاص طور پر حسی کے مسئلہ کو اس کے بیشتر پہلوؤں اور زاویوں کے ساتھ زیر بحث لانے میں کامیاب ہوئے اور ہمیں محسوس ہوا کہ وہ مسئلہ جس کی طرف قدیم مفکرین نے محض چند جملوں میں اشارہ کیا تھا آج ایک "باقاعدہ مطالعہ" کا درجہ اختیار کر چکا ہے اور وقت کے بہاؤ کے ساتھ ساتھ اس کے چھپے ہوئے پہلو یقینی طور پر ابھرتے چلے آ رہے ہیں —

مگر جہاں ہم نے مزاح کے پس پشت مختلف تحریکات کا جائزہ لیا ہے وہاں اب ضروری ہے کہ ہم مزاح کے تدریجی ارتقا کو بھی زیر بحث لائیں تاکہ مزاح کی ارتقائی کیفیات کا صحیح اندازہ کیا جا سکے —

مزاح کے تدریجی ارتقا کو اس طوفانی ندی سے تشبیہ دی جا سکتی ہے جو پتھروں اور چٹانوں سے سر ٹپکتی شور مچاتی اور